"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید

ربوہ

ماہنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور 1355 ہش — اگست 1976ء

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

8

1976

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

ظہور ۱۳۵۵ ہش

(اگست ۱۹۷۶ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان ——— پانچ روپے

فی پرچہ ——— پچاس پیسے

ترتیب

• ہماری منزل	(اداریہ)	۲
• گروہی استحکام	(〃)	۴
• سردار	(نظم)	۶
• شذرات		۷
• نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم		۱۰
• کاروانِ اسلام		۱۱
• شانِ بے نیازی		۱۴
• اشتہارات		۱۶

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سیّد عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۷۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۳ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۸

ظہور ۱۳۵۵ ہش
(اگست ۱۹۷۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

ہماری منزل

مامور من اللہ کے دعویٔ ماموریت پر جن سعید روحوں کو نورِ فراست عطا ہوتا ہے وہ ظاہری آنکھوں سے کچھ نہ دیکھتے ہوئے بھی اِس بات کو بھانپ جاتے ہیں کہ تمام مخالفتیں ناکام ہوں گی اور مامور من اللہ اپنی بے کسی اور بظاہر کمزوری کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مشیّت کے مطابق کامیابیاں حاصل کرے گا۔ اِسی نورِ فراست کی انتہا کا نام صدّیقیّت ہے یعنی نہ کوئی دلیل مانگے نہ کوئی نشان اور دعویٰ سُنتے ہی ایمان لے آئے لیکن جو لوگ مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں وہ عالم فاضل ہوں یا مدبّر و مفکّر ان کے لئے مستقبل ایک ایسا دبیز پردہ ہوتا ہے کہ جس میں سے ان کی "روحانی" آنکھ کچھ دیکھ ہی نہیں سکتی۔ وہ مادی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور اسی پر اپنے قلبی فیصلہ کی بنیاد رکھ لیتے ہیں۔

لوگ اپنے زمانے کے علماء و فضلاء اور مدبّرین و مفکّرین کو اہمیّت دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اگر ان پہاڑ ایسی ہستیوں نے مامور من اللہ کے دعویٰ کرنے والے کو نہیں مانا تو وہ سچّا کس طرح ہو سکتا ہے لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اِس قسم کے علماء و فضلاء اور مدبّرین و مفکّرین تو ہر مامور من اللہ کے وقت میں موجود تھے اور مخالفت بھی سب سے زیادہ ان جیسے لوگوں ہی نے کی لیکن اِس کے

باوجود سچ غالب رہا اور مامورین کے مخالفوں کو ناکامی ہوئی (ناکامی کی بھی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ انسان مخالفت ہی کرتا جائے اور اپنے آپ کو خسران کا باعث بنالے اور دوسرے یہ کہ وقت کا دھارا اسے مومنین کے زمرہ میں بہا کر لے آئے اور یہ دوسری ناکامی بابرکت ہو جاتی ہے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں مامور فرمایا تھا۔ آپؑ کے ایک مخالف نے کہا کہ میں نے ہی اسے اُٹھایا ہے اور میں ہی اسے گرا دوں گا۔ دُنیا جانتی ہے کہ نورِ فراست سے محروم اس شخص کا حشر کیا ہوا اس کا تو آج کوئی بھی نام لیوا نہیں بلکہ اس کے اپنے لوگ اسے یوں مطعون کرتے ہیں :-

"مولانا نے تنسیخ جہاد کا موقف اختیار کیا۔ انگریز ایک اہلحدیث عالم سے یہ فتویٰ پاکر نہ صرف مسرور و مطمئن ہوئے بلکہ شمس العلماء کا خطاب دیا اور انعام میں اراضی عطا کی حتّٰی کہ گورنر جنرل ہندوستان سے صوبائی گورنر کی سفارش پر اپنی جماعت کے لئے اہلحدیث کہلانے کی منظوری حاصل کی۔" (تحریک ختمِ نبوّت صـ۳۸)

لیکن مامور من اللہ کے دعاوی پر ایمان لانے والے ساری دُنیا میں لاکھوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے ۷ اگست ۱۹۳۶ء کو سیّد سلیمان ندوی کے نام ایک خط میں تحریر کیا "الحمدللہ اب قادیانی فتنہ پنجاب میں رفتہ رفتہ کم ہو رہا ہے۔" (تحریک ختمِ نبوّت صـ۹۸) اِس خط کو لکھے چالیس سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ آج اس خط کا متن پڑھنے والا ہر شخص حیران ہے کہ اقبال نے یہ بات کِس طرح اور کیوں لکھی تھی کیونکہ گذشتہ چالیس سالوں میں احمدیہ جماعت پر کوئی ایک دن بھی ایسا طلوع نہیں ہوا جب اس کی ترقی کا قدم آگے کی طرف نہ گیا ہو بلکہ اس ترقی سے بڑھ کر یہ کہ نصرت بالرعب والی بات سامنے آئی ہے اور لوگوں کو چھوٹی چیز بھی بڑی ہو کر نظر آئی ہے۔ مخالفین کا کہنا ہے کہ اقتصادیات پر احمدیہ جماعت چھائی ہوئی ہے۔ سیاسیات میں ان کا ہاتھ بالا ہے۔ تبلیغی لحاظ سے ان کا جال ساری دُنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ چندے ان کے کروڑوں تک پہنچ گئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آغاز کار میں مخالفین مامور من اللہ کی کامیابی کو نہ صرف غیر یقینی بلکہ محال سمجھتے ہیں اور قدم قدم پر یہ کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ اس کا سلسلہ اب بھی گیا اور اب بھی گیا لیکن پھر ایک ایسا وقت بھی آجاتا ہے کہ اس کی ترقی محال نظر نہیں آتی بلکہ ڈر ہی اِس بات کا پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ سلسلہ تو چھا گیا اور یہ سلسلہ تو سب کو پیچھے چھوڑ گیا۔

مامور من اللہ کو بہرحال کامیاب ہونا ہوتا ہے اور وہ کامیاب ہو کر رہتا ہے اور اس کے

مانے والے اور اس کے ساتھ اور اس کے لئے کام کرنے والے فلاح کی حقیقی منزلوں سے ہمکنار ہو جاتے ہیں یہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مقدر ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی مشیّت کے مطابق اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔

گروہی استحکام

یُوں تو یہ اصول دوسرے لوگ بھی پیش کرتے ہیں لیکن اِسلام نے اَحسن اور مکمّل رنگ میں یہ اصول دُنیا میں پیش کیا ہے اور اس پر کما حقّہٗ زور دیا ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو یا جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو یہی ایک اصول ہے جس سے دُنیا میں ذہنی سکون اور قلبی اطمینان حاصل ہو سکتا ہے لیکن اگر اس کے برخلاف آپ اپنے لئے تو ہر اچھی بات پسند کریں اور اس کے حصول کی کوشش کو سعیٔ جمیل سمجھیں لیکن دوسروں کو اس کے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں تو یہ بات ذہنی سکون اور قلبی اطمینان کو جاگیردارانہ طور پر آپ ہی کی مِلک بنا دے گی اور باقی لوگوں کا سکون برباد کر دے گی۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورتِ حالات بنی نوع اِنسان کے ضمیر پر چھری پھیرنے کے مترادف ہو گی۔ اگر ہندوستان میں مذہب نے گروہی استحکام کی یہ صورت پیدا کر رکھی ہوتی کہ کوئی ہندو اپنا مذہب ترک کر کے کسی اَور مذہب میں داخل نہ ہو اور جو ایسا کرنے کی جُرأت کرے اس کا سر قلم کر دیا جائے تو یقیناً آج ہندو پاک برِّ صغیر میں ایک مسلمان بھی موجود نہ ہوتا۔ آپ خود سوچئے کہ یہ کتنا بڑا المیہ ہوتا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ ہندوؤں میں سے لوگ اسلام قبول کرتے رہے اور ایسے لوگوں کی تعداد بڑھتی رہی حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت نے ان کیلئے پاکستان جیسی عظیم مملکت کا انتظام کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی بات باقی تمام مذاہب کے متعلق بھی اتنی ہی درست ہے گروہی استحکام کا اگر یہی مطلب ہوتا کہ کوئی گروہ اپنے افراد میں سے کسی کو کوئی اَور مذہب اختیار کرنے کی اجازت نہ دے تو دُنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر نعوذ باللہ ناکام کے ناکام ہی رہتے حقیقت یہ ہے کہ اِس قسم کا گروہی استحکام انسانی ضمیر کی آزادی کی نفی ہے اور بنی نوع انسان اسے کبھی قبول نہیں کر سکتا۔

گروہی استحکام کا حقیقی مطلب یہ ہے اور یہی مطلب قابلِ قبول ہے کہ جو اس گروہ میں شامل

ہے اس کی بہبود کے سامان میسّر رہیں اور گروہ افراد کے بل پر ترقی کرتا چلا جائے۔ لیکن یہ بات کبھی نہ بھولنی چاہیئے کہ کوئی گروہ چاہے کتنا ہی مستحکم کیوں نہ ہو جب کوئی مامور من اللہ منادی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ گروہی استحکام کے باوجود روحوں — سعید روحوں — کو پکڑ پکڑ کر اس مامور کی طرف لے آتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ خدا خود لوگوں کے دِلوں میں الہام کرتا ہے کہ جاؤ اور میرے مامور کے ساتھ مل جاؤ اور پھر لوگ جوق در جوق اس کی طرف آنے شروع ہو جاتے ہیں اور وہ نظارہ نظر آنے لگتا ہے جو سب سے زیادہ شان کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دیکھا گیا اور جسے اللہ تعالیٰ نے اِن الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذا جاء نصر اللہ و الفتح و رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجًا

گروہی استحکام کے سب نظریے جو افراد کو اپنے حلقۂ اثر سے باہر نکلنے سے روکتے ہیں ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں اور مامور من اللہ کی آواز دِلوں میں اُتر جاتی ہے۔

جو لوگ اِس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور اپنے گروہی استحکام سے یہ مراد لیتے ہیں کہ ان کے گروہ کے تمام افراد سوچ اور تبدیلی کے اختیار سے محروم ہو گئے ہیں وہ آسمانی مصلحین کی حیثیت اور حقیقت سے قطعی نابلد ہیں اور انہیں سٹّے باز کہنے سے بھی نہیں چُوکتے۔ ڈاکٹر اقبال نے ایسے ہی گروہی استحکام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا:۔

"ہندوستان میں حالات اَور بھی عجیب ہیں مختلف مذاہب کا یہ ملک جس میں ہر مذہبی گروہ کی بقا اور مستقبل کا انحصار اس کے اپنے استحکام پر ہے کہ جو مغربی لوگ اس پر حکمران ہیں ان کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں کہ مذہب میں عدم مداخلت کی پالیسی اختیار کریں اس "آزادانہ" اور ناگزیر پالیسی نے ہندوستان ایسے مُلک پر بدقسمتی سے بہت بُرا اثر ڈالا ہے۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ ہندوستان میں برطانیہ کے تحت مسلمانوں کا استحکام مقابلۃً بہت ہی کم محفوظ ہے حتّٰی کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں یہودی جماعت کا رومن کے ماتحت محفوظ تھا ہندوستان میں کوئی سا مذہبی سٹّے باز اپنی اغراض کی خاطر کوئی بھی دعویٰ کر سکتا اور ایک نئی جماعت کھڑی کر سکتا ہے اور یہ بڑی حکومت کسی خاص جماعت کے استحکام و یک جہتی کی ذرّہ بھر پرواہ نہیں کرتی بشرطیکہ یہ سٹّے باز حکومت کو اپنی اطاعت و وفاداری کے علاوہ اِس امر کا یقین دلا دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس کے پیرو حکومت کی اطاعت کے فرائض اور سرکاری محصول باقاعدہ ادا کرتے رہیں گے"
تاریخ سے نظریں میچ لینے والی بات ہے۔ رومن کے ماتحت یہودی گروہ کو بھلا کیا استحکام حاصل تھا۔ ایک بے بس، بیکس اور بے باپ نے مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیا اور نہ یہودی اس کے دعویٰ کے آگے دیوار بن سکے اور نہ رومن حکومت اس کو اپنے دعویٰ سے دستبردار کروا سکی۔ ہو سکتا ہے اس وقت کے متعصب یہودی اسے سڑے باز کہتے ہوں لیکن خدا اس کی پشت پر تھا اسے ہر مصیبت میں سے نکالا اور عزت و اکرام کے تخت پر بٹھا دیا آج کروڑوں انسان اس کے نام لیوا ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مذہب میں گروہی استحکام کے معنے یہ ہرگز نہیں کہ افراد کو سوچنے سے روک دیا جائے اور کسی مامور من اللہ (جسے کم فہم اور نافہم لوگ سڑے باز ہی کہتے ہوں) کی آواز پر کان دھرنے کے "جرم" میں انہیں دھر لیا جائے۔ انسان کا ضمیر ہمیشہ سے آزاد ہے اور آزاد ہی رہے گا۔ ہاں یہ دعا کرنا ہم سب کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں سیدھا راستہ دکھائے اور سیدھے راستے پر چلاتا چلا جائے اور منزلِ مقصود تک پہنچا دے۔ آمین ٭

سرِ دار

نسیم سیفی

۲۹/۶/۷۶

شہر کا شہر نکل آیا گذرگاہوں پر
آج شائد کوئی دلچسپ تماشا ہو گا
آج شائد سرِ میدان بشر کی توقیر
جس سے ہے زندہ و تابندہ و پائندہ ضمیر
جس سے ہے زیست کی روشن تصویر
تختۂ دار کی تزئین کا باعث ہو گی
شوقِ گمراہ کی تسکین کا باعث ہو گی
اِک مسلماں جو بضد ہے کہ مسلمان ہے وہ
اور یوں لگتا ہے پروردۂ ایمان ہے وہ
دین ہے اسکے رگ و پے میں لہو کی مانند
اشک ہیں آبِ وضو کی مانند
سب فقیہوں نے کہا ہے اسے کافر کہیئے
کفر و الحاد کا ساحر کہیئے
اس کو روکو کہ یہ قرآں کا کبھی نام نہ لے
اور جو چاہے پیئے
بادۂ معرفت و اورِ محشر کا کبھی جام نہ لے
یہ مسلمان کسی طور مسلماں نہ رہے
آتشِ عشقِ نبیؐ اس میں فروزاں نہ رہے
خود نہ چھوڑے گا یہ دامانِ رسولِ عربیؐ
اِس قدر ہے اسے پیمانِ وفا کا احساس
اپنے ایمان کی ناموس کا پاس
اس کو منظور ہے زندانِ رسولِ عربیؐ
ملحد و کافر و زندیق کا دو نام اسے
تختۂ دار پہ لٹکاؤ سرِ عام اسے
یہ بضد ہے کہ مسلمان ہی کہلائے گا
دیکھنا آج سرِ دار نظر آئے گا
شہر کا شہر بلا لو کہ تماشا ہو گا

شذرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر انقلابی انقلاب

"فاران" جولائی ۱۹۷۶ء کے "نقشِ اوّل" میں ماہر القادری صاحب لکھتے ہیں:-

"عوام اور دینی طبقہ کے شدید احتجاج کے نتیجہ میں گذشتہ حکومتوں میں انقلابات تو بے شک آتے رہے ہیں مگر دیندار طبقہ کو نہ تو زمامِ اقتدار ملی اور نہ کسی انقلاب کے بعد دینی فضا پیدا ہوئی بلکہ دین و اخلاق کا جہاں تک تعلق ہے حالات بد سے بدتر ہوتے چلے گئے۔"

بات دراصل یہ ہے کہ دُنیاداروں کے انقلابات کو دین و اخلاق سے کیا غرض۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے مامورین کی شان ہوتی ہے کہ ان کے لائے ہوئے انقلاب کے نتیجہ میں دین و اخلاق میں بہتری کے آثار پیدا ہوتے ہیں اور دُنیادار لوگ ان کے دامن سے وابستہ ہو کر خدا والے بن جاتے ہیں۔ اگرچہ دُنیا پرست انہیں حقیر سمجھتے ہیں لیکن وہ خدا کی نظروں میں معزز ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی پُشت پناہی کرتا ہے۔

انتظارِ معمار

شورش کاشمیری نے لکھا (بحوالہ "چٹان" ۱۹ جولائی ۱۹۷۶ء۔ تحریر ۱۹۵۸ء کی ہے):-

"چنانچہ یہ بات علیٰ وجہ البصیرت کہی جا سکتی ہے کہ جتنا نقصان اسلام کو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر منبر و محراب پر وعظ کرنے والوں نے پہنچایا ہے اتنا اس جماعت نے اسلام کو مجروح نہیں کیا جو "خانقاہ و مدرسہ" کے بیوپار سے باہر ہے اور سیدھے سادے مسلمان کی حیثیت سے زندگی بسر کرتی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ علماء کی اکثریت دکانداریوں کا شکار ہے۔ یہ لوگ قرآن و سُنّت کے تاجر ہیں۔ اِس میں کلام نہیں کہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کی ذاتی زندگیاں تقویٰ و دیانت کا پیکر ہیں لیکن ایسے لوگ خال خال ہیں اجتماعاً اس طائفے میں ایک فرد بھی ایسا نہیں جو

کلمۃ الحق کا پشتیبان ہو اور مسلمانوں کے موجودہ
اسلام کو قرنِ اوّل کے اسلام کی طرف لے جا سکتا
ہو کسی میں کایا پلٹنے کا برتا نہیں۔ ہمارے علماء نہ
اجتہاد کر سکتے ہیں نہ انہیں فکر و نظر میں کمال حاصل
ہے نہ مسائل پر تبحر رکھتے ہیں نہ قدیم و جدید کے
امتزاج پر قادر ہیں اور نہ کسی ملک یا قوم کی تقدیر
پھیر دینے کی صلاحیتوں سے آگاہ ہیں یہ
اسلاف کی کاربن کاپیاں ہیں اور ان سے نفسِ
اِسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا افسوس ہے کہ
جس رجلِ رشید کی اسلام کو ضرورت ہے وہ پیدا
نہیں ہوا جس دن مسلمانوں میں ایسا کوئی فرزند
پیدا ہوا جس نے محسوس کیا کہ افکارِ تازہ ہی
انقلابِ عوام لا سکتے ہیں اور عوام نے سمجھ لیا کہ
اسی میں ان کے دکھوں کا مداوا ہے اس دن نہ
صرف کعبہ کے برہمنوں کی کھیپ غفرلہ ہو جائے گی
بلکہ ہم ایک ایسی شاہراہِ اجتہاد و انقلاب پر آ
جائیں گے جو اس وقت ہمارے لئے دیوانے کا
خواب ہو چکی ہے۔ دُنیا صرف یہ معلوم کرنا چاہتی
ہے کہ اسلام ایک زندہ طاقت ہے یا نہیں اور
مذہب کا مستقبل کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ موجودہ
علماء میں کوئی سا شخص ملّتِ اسلامیہ میں انقلابی
فکر و نظر کا مالک نہیں۔ یہ سارا گھر ہی حسرتِ تعمیر
کے باعث معمار کا منتظر ہے۔"

اِس تحریر کے مصنّف کو جس کا انتظار تھا وہ
آچکا ہے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
روحانی فرزند اور ملّتِ اسلامیہ کو اس آخری زمانہ
میں حقیقی اور مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے والا
معمار ہی تو احمدیہ جماعت کا بانی تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوٹے تو ڑ ڈالے

ماہر القادری صاحب "فاران" جولائی ۷۶ء
میں صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں:-

"ہم بچّوں کو بچپن ہی سے یہ بتایا گیا تھا
کہ وہابی دودھ شریف نہیں پیتے اور رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے عناد رکھتے
ہیں (ایسے افترا پردازوں اور جھوٹی افواہیں
پھیلانے والوں کا نہ جانے کیا حشر ہوگا) اور
دیوبندیوں کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ یہ لوگ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کرتے ہیں۔
اور یہ گلابی وہابی ہیں اور وہابی ہوں یا دیوبندی
یہ دونوں گروہ گمراہ ہیں بلکہ کافر ہیں۔ بریلوی
علماء کی زبانی یہ باتیں سُن سُن کر راقم الحروف
کے دل میں اہلحدیث اور دیوبندیوں کے خلاف
شدید نفرت بیٹھ گئی۔ میں کسی کتاب پر علماء دیوبند
کے نام تعظیمی القاب کے ساتھ لکھا ہوا دیکھتا تو
ان الفاظ کو کاٹ کر اپنے قلم سے گالیاں لکھ دیتا
قصبہ گنور ضلع بدایوں سے ایک برات ہمارے
یہاں آئی اور اہلحدیث نے باجماعت نماز میں
"آمین" زور سے کہی تو لوگوں نے نیت توڑ کر

اہلحدیث مقتدیوں کو مسجد سے نکال دیا اور وضو کرنے کے لوٹے توڑ ڈالے کہ وہابیوں کے وضو کرنے سے ناپاک ہو گئے۔

بدنام اور مطعون

ماہر القادری صاحب "فاران" جولائی ۷۶ء میں لکھتے ہیں :-

"حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ مجاہد تھے متبحر عالم تھے اور توحید و سُنّت کے مبلّغ اور شرک و بدعت کے مقابلے میں سیف اللہ المسلول تھے۔ اتنی عظیم دینی شخصیّت کو بریلوی مسلک کے علماء نے طرح طرح سے بدنام اور مطعون کیا ہے ان کی تذلیل کی ہے اور گمراہ ٹھہرایا ہے اور شاہ صاحب کی شہادت کو شہادت ہی نہیں مانا۔"

علمائے حرمین کی توثیق

"ندوہ بھی مولانا فاضل بریلوی کے
تیرِ بے کماں سے نہ بچ سکا
(درونِ سینۂ من زخمِ بے نشاں زدۂ
بجیر تم کہ عجب تیرِ بے کماں زدۂ)
ندوہ کے خلاف بھی تکفیر کا فتویٰ مرتّب کیا گیا
اس کا نام "انجام السنہ لاصل الفتنہ" رکھا پھر
اس پر علماء حرمین کی توثیق کرائی گئی اور اس تمام لوازمہ (میٹیریل) کو جمع کر کے ۱۸۹۹ء میں
"فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین" کے نام سے شائع کیا۔"

(فاران، جولائی ۱۹۷۶ء ص ۳۶)

جھوٹ کے جراثیم

چٹان (۴ نومبر ۱۹۷۴ء) میں ایک صاحب نے لکھا :-

"ایک چیز جو ہمارے معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے اور جس کی طرف بھول کر بھی کوئی توجہ نہیں کرتا وہ کذب بیانی ہے۔ ہر لمحے ہر آن آپ کسی بھی جہت سے قوم کے افراد کا جائزہ لیں کہیں نہ کہیں آپ کو جھوٹ کے جراثیم پلتے اور پنپتے نظر آجائیں گے۔ ساری کی ساری قوم اِلّا ماشاء اللہ الشّاذ کالمعدوم عمداً یا سہواً اس رَو میں بہتی چلی جا رہی ہے۔ دفاتر میں جائیں عدالتوں کا رُخ کریں بازاروں سے گذریں الغرض آپ کو جس قسم کی محفلوں اور مجلسوں سے سابقہ پڑے گا آپ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ واقعتہً جھوٹ ہماری قوم کو گھُن کی طرح چاٹ کرتا چلا جا رہا ہے اور ملک کے ہر گوشے میں جھوٹ کا بازار گرم ہے اور جھوٹ کی اس یلغار میں سچائی مُنہ چھپائے پھرتی ہے۔"

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارض و سماء میں ہوتی ہے مدحت رسولؐ کی
وہم و گماں سے بڑھ کے ہے عظمت رسولؐ کی

صدّیقۂ رسول کا کتنا حسیں ہے قول!
اللہ کی کتاب ہے سیرت رسول کی

مُردوں کو زندگی ملی اندھوں کو روشنی
ہر سُو ہے آشکار کرامت رسول کی

مخدومِ دہر بن گئے خدّامِ مصطفیٰؐ
لاریب فیض بخش ہے خدمت رسول کی

اُس کے ہی دَم سے عیسیٰ و مہدی کا ہے ظہور
ہے منبعِ فیوض نبوّت رسول کی

حق نے عطا کیا اُسے ختم الرّسل کا تاج
دونو جہان پر ہے حکومت رسول کی

آخر بروزِ حشر وہی پائے گا نجات
ہوگی جسے نصیب شفاعت رسول کی.

کتنا عظیم فضل یہ نوعِ بشر پہ ہے
تاحشر رہنما ہے شریعت رسول کی

خیر الرّسل خدا نے بنایا جناب کو
خیر الامم جہاں میں ہے اُمّت رسول کی

شبیر اُس کی مغفرت فرمائے گا خدا
جس کی متاعِ دل ہے محبّت رسول کی

شبیر احمد

مرتبہ: ابو الاقبال

کاروانِ اسلام

لائبیریا

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب لائبیریا سے تحریر فرماتے ہیں:۔

۳۰ مئی ۱۹۷۶ء بروز اتوار جلسہ یومِ خلافت منعقد کیا گیا۔ احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر از جماعت دوست بھی شریکِ اجلاس ہوئے۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد جلسہ کی کارروائی PRINCE L. COMBER پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ لائبیریا کی صدارت میں شروع ہوئی تلاوتِ قرآنِ مجید مکرم MUHAMMAD K. DAVIES نے کی۔ جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے خاکسار نے احباب کو بتایا کہ خلافتِ حقّہ اسلامیہ مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ اسلام کے ابتدائی دَور میں مسلمانوں نے خلافتِ حقّہ کے ساتھ وابستگی اور اطاعت کے ذریعہ عظیم الشان ترقیات حاصل کیں اسی طرح آئندہ بھی یہ ترقیات خلافت سے وابستگی سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے افراد کو خلافت کی اہمیت اور برکات کا ہمیشہ ذکر کرتے رہنا چاہیئے تاکہ ان کی خلافت سے وابستگی مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے۔

مکرم OMER K. DULLE (جو احمدیہ مشنری کالج غانا کے فارغ التحصیل ہیں) نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین کا دَور" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے تفصیلاً بتایا کہ کس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافتِ حقّہ قائم ہوئی۔ جناب عمر صاحب نے چاروں خلفائے راشدین کے ادوار کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کر کے بتایا کہ خلافت کی برکات کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ تھوڑے سے وقت میں مسلمانوں نے حیرت انگیز فتوحات حاصل کیں اور ایک وسیع خطۂ زمین پر ان کی حکومت قائم ہو گئی۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور کا خصوصیت سے ذکر کیا اور کہا کہ آپ کے وقت میں جب کئی عرب قبائل نے ارتداد کی راہ اختیار کی اور بعض بغاوت پر آمادہ ہو گئے تو حالات انتہائی نازک صورت اختیار کر گئے اور کئی لوگ یہ خیال کرنے لگے کہ حضرت ابوبکر جیسا نرم طبیعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا انسان ان حالات پر قابو نہیں پا سکے گا لیکن آپ نے نہایت جرأت اور پامردی سے ان مشکل حالات کا مقابلہ کیا چنانچہ نہ صرف امن و امان قائم ہو گیا بلکہ فتوحات بھی حاصل ہونے لگیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خلافت سے تائید الٰہی وابستہ ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے قدرے تفصیل کے ساتھ خلافتِ احمدیہ پر تقریر کی۔ اس سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بزرگان کی پیشگوئیاں بیان کر کے خلافتِ احمدیہ کے پس منظر پر روشنی ڈالی اور پھر بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد کس طرح عین پیشگوئیوں کے مطابق خلافتِ حقہ کا قیام عمل میں آیا اور کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتخاب ہوا اور یوں جماعتِ احمدیہ کے افراد خلافتِ حقہ اسلامیہ کی نعمت پا کر دینی اور دنیوی برکات سے متمتع ہو رہے ہیں اور ان کے ذریعہ دینِ اسلام کو تمام دنیا میں تمکنت حاصل ہو رہی ہے۔ خاکسار نے بتایا کہ خلافتِ احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ قائم رہے گی۔ اس سے برکات حاصل کرنے کے مواقع ہمیں حاصل رہیں گے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہر حال میں خلافتِ احمدیہ سے وابستہ رہیں اور اپنی اولاد کو بھی اس امر کی تلقین کرتے رہیں۔

دعا کے بعد ساڑھے نو بجے شب یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

نائیجیریا

مکرم منیر احمد صاحب بسمل نے نائیجیریا سے درج ذیل رپورٹ ارسال فرمائی ہے:۔

درس القرآن:۔ صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس دیا جاتا ہے اور بعد میں دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔

درسِ حدیث:۔ مغرب کی نماز کے بعد ہر روز "ریاض الصالحین" کا درس دیا جاتا رہا اور بعد میں دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ بعض اوقات حدیث کے درس کی بجائے کسی اہم تربیتی یا تبلیغی موضوع پر لیکچر دیا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کالج میں لیکچرز:۔ گذشتہ تین ماہ سے گیل کمرشل کالج بکورو میں لیکچر دینے شروع کئے ہیں۔ ماہِ مئی میں وہاں تین لیکچر دیئے۔ ان لیکچروں کا انتظام کالج کی مسلم سوسائٹی کرتی ہے۔ لیکچروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اہم واقعات بیان کرنے کے علاوہ اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا موازنہ بھی پیش کیا گیا۔ بعد ازاں طلباء کی طرف سے ہونے والے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ دعا

فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اِس کے بہتر نتائج پیدا کرے آمین۔

اشاعتِ مضامین :- اِس ماہ THE NIGERIA STANDARD میں ایک مضمون شائع ہوا جس کا عنوان ہے "بدی سے بچنا"

انفرادی ملاقاتیں :- انفرادی ملاقاتیں بھی تبلیغ کا ایک بہتر ذریعہ ہیں۔ اس ماہ کئی دوستوں سے انفرادی ملاقاتیں کی گئیں اور ان کو احمدیت کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ ان میں سے اہم شخصیتوں کے اسماء درج ذیل ہیں :-

(۱) کمشنر آف انفارمیشن کا دونا سٹیٹ۔ ان سے قریباً بیس منٹ تک گفتگو کا موقع ملا۔ کمشنر صاحب موصوف عیسائی ہیں۔ انہوں نے متعدد سوالات اسلام کے بارے میں اور جماعت کی نائیجیریا میں تبلیغی مساعی کے بارے میں پوچھے۔

(۲) مسٹر پیٹر کلارک۔ یونیورسٹی آف جاس (JOS) میں صدر شعبہ تاریخ ہیں۔ برطانیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ آجکل PLATEAU STATE میں مختلف مذاہب کے بارے میں تحقیق کر رہے ہیں۔ اِس سلسلہ میں انہیں احمدیت سے متعلق معلومات درکار تھیں چنانچہ خاکسار ان سے دو تین مرتبہ ملا۔ زبانی طور پر کئی گھنٹے ان سے گفتگو ہوئی اور جماعت کا لٹریچر بھی ان کو دیا گیا جس کا وہ مطالعہ کر رہے ہیں۔ وہ خود بھی مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور سوالات پوچھتے رہے۔

(۳) جبوری صاحب۔ یہ عراقی دوست ہیں اور یونیورسٹی آف جاس میں شعبہ عربی سے منسلک ہیں۔ یہ ایک روز مشن ہاؤس میں تشریف لائے ان سے قریباً نصف گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ انکو قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور دیگر لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ خاکسار خود بھی یونیورسٹی جا کر ان سے ملاقات کرتا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دورے :- عرصہ زیر رپورٹ میں MAKURDI اور KAFANCHAN کا دورہ کیا گیا۔ KAFANCHAN میں تین روز قیام رہا اور مختلف دوستوں سے ملاقات کے علاوہ صبح شام مسجد میں درس دیا گیا اور سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ MAKURDI میں مسجد کے لئے زمین کے حصول کی کوشش کر رہے ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور مشکلات کو دور فرماوے۔ آمین

قرآن کلاس :- ہفتہ اور اتوار کے روز عصر کے بعد قرآن کلاس ہوتی ہے جس میں بچوں کو قرآن کریم پڑھایا جاتا ہے۔

مولانا نسیم سیفی صاحب سے ملاقات :- محترم مولانا نسیم سیفی صاحب اِس ماہ نائیجیریا تشریف لائے خاکسار ان سے ملاقات کے لئے کانو گیا۔ اُن سے مل کر مغربی افریقہ کے جملہ مشنوں کی ترقی کی تفصیلات کا علم ہوا۔ (باقی صـ۱۵ پر)

شانِ بے نیازی

اللہ تعالیٰ کی شان بھی عجیب ہے۔ ایک شخص کو دُنیا کی بھلائی کے لئے مامور کرتا ہے اور سعید فطرت لوگوں کو اس کے گرد جمع کر دیتا ہے۔ ایک جماعت کی بنیاد رکھ دیتا ہے اور تمام تر مخالفتوں کے باوجود اس جماعت کو ترقی پر ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ مخالف چلّاتے ہیں کہ اس ترقی کو روکنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی جائے اور بازی لگا بھی دی جاتی ہے لیکن جماعت ترقی کرتی رہتی ہے۔

اس دوران اللہ تعالیٰ اپنی ایک عجیب شان کا اظہار کرتا ہے جس جس رنگ میں اور جن جن ذرائع سے اس خدائی جماعت کو تنگ کیا جاتا ہے اسی اسی رنگ میں اور انہیں انہیں ذرائع سے مخالفین کو زیرِ عتاب لاتا ہے اور یہ بات بہتوں کی آنکھیں کھولنے کا موجب بن جاتی ہے۔

اخبارات میں گوجرانوالہ کی مسجد نور کے حکومت سے واپس لینے کے سلسلہ میں احتجاجوں کا ذکر آتا ہے۔ جب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مسجد نور (راولپنڈی) کو حکومت کے ایک محکمہ نے نیلام کر دیا تھا تو سلسلہ کے مخالفین خوشی میں جامہ سے باہر ہو رہے تھے اور محکمہ اوقاف کی آڑ لے کر یہ پراپیگنڈا کیا جا رہا تھا کہ محکمہ اوقاف کو چاہیئے کہ احمدیوں کے تمام اداروں کو اپنی تحویل میں لے لے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اب؟

اب یہ کہا جا رہا ہے کہ محکمہ اوقاف توڑ دو۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا جا رہا ہے "جب تک ہمارے مطالبات تسلیم نہیں کئے جاتے گرفتاریاں پیش کرنے کی تحریک جاری رہے گی"۔ یہ خوب؟ محکمہ اوقاف تو ٹوٹے گا نہیں۔ اور اسے توڑنا بھی نہیں چاہیئے گرفتاریاں پیش کرنے والے کب تک گرفتاریاں پیش کریں گے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ اپنا مطالبہ ہی واپس لے لیں اور یوں سمجھیں کہ مطالبہ تسلیم ہو گیا۔

اے رات کے گمبھیر اندھیروں کے مسافر
ہنگامِ سحر دُور نہیں دُور نہیں ہے
رہ جائے ستاروں کا کوئی داغ فلک پر
چڑھتے ہوئے سُورج کو یہ منظور نہیں ہے

کاروانِ اسلام (بقیہ صفحہ ۱۳)

احمدیہ سیکنڈری سکول UMAISHA کا سنگ بنیاد :-

۲۲ مئی کو احمدیہ سیکنڈری سکول UMAISHA کے سنگِ بنیاد کی تقریب میں شرکت کے لئے خاکسار اپنے مبلغ بھائی محترم قریشی سعید احمد صاحب اظہر کے ساتھ UMAISHA گیا۔ محترم امیر صاحب بھی مع محترم صفی الرحمٰن صاحب خورشید اور سید عزیز شاہ صاحب کے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اگلے دن دعاؤں کے ساتھ سکول کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اور خاکسار اسی دن شام کو واپس ۵۵ آ پہنچ گیا۔

دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

ایمان کی علامات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان کی موٹی موٹی علامات یہ ہیں :-

۱ - مومن کے اعمال شریعت کے مطابق ہوتے ہیں۔

۲ - مومن اسلام کے لئے پوری پوری غیرت رکھتا ہے۔

۳ - مومن ہمیشہ تبلیغِ اسلام کے کام میں اپنی طاقت کے مطابق مصروف رہتا ہے۔

۴ - مومن اپنی تقریر و تحریر میں کثرت سے خدا اور اس کے رسولؐ اور اسکی کتاب اور اس کے اولیاء کا ذکر کرتا ہے۔

۵ - مومن خدا اور اسکے رسول اور اسکے دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار رہتا ہے

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۱۲ اگست کو ہوگا

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۱۲ اگست بروز ہفتہ ۸ بجے صبح وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں ہوگا جس کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس طلباء کا بھی انٹرویو ہوگا۔

ایسے طلباء جن کی تعلیم کم از کم میٹرک پاس یا اس سے زیادہ ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہوں فوری طور پر وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

سنہ ۱۹۱۱ء سے
خدمتِ انسانیت میں مصروف ادارہ
عورتوں اور بچوں کے بہترین معالج
الٹرا، سوکھے بچوں، بے اولادوں اور دیگر جنسی
و نفسیاتی امراض کا علاج کرنیوالے
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان صاحب مرحوم کے
مشہور مطب میں تشریف لائیں یا بذریعہ جوابی خط
حالات لکھ کر معلومات اور ہدایات حاصل کریں۔
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان صاحب مرحوم
مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۸۴۴

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر
خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ۔ لاہور
فون نمبر ۶۴۵۰۰
کو یاد رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah